زبان پر مکمل عبور رکھنے کے ساتھ ایک وسیع مطالعہ بھی رکھتے ہیں، اس لئے کتاب میں زیادہ تر حوالہ جات امہات الکتب کے ملتے ہیں اور کتاب کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام اہم کتب ان کے زیر مطالعہ رہی ہیں، ان خصوصیات کے سبب کتاب عمدہ اور لائق مطالعہ ہے، خصوصاً خلفائے راشدین کی حیات، سیرت و کردار کے حوالے سے اردو میں شائع ہونے والی کتب میں ایک نمایاں اور قیمتی اضافہ ہے، البتہ اندازِ کتابت، حوالہ جات کی ترتیب، اور سرورق پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو مشکور فرمائے، آمین۔

نام کتاب : "عہد اموری میں سیاسی و مذہبی احزاب"
مؤلف : جولیس ولہاؤزن
مترجم : پروفیسر علی محسن صدیقی
صفحات : ۱۹۲،
قیمت : ۱۲۰ روپے
ناشر : قرطاس، کراچی یونیورسٹی، کراچی،
تبصرہ نگار : ملک نواز احمد اعوان،

زیر تبصرہ کتاب کا تعلق تاریخ اسلام سے ہے، اور اس کے مؤلف مشہور جرمن مستشرق جولیس ولہاؤزن ہیں۔ ان کی شہرت زیادہ تر ان کی کتاب The Arab Kingdom And its Fall کی وجہ سے ہے، اس کتاب میں بنوامیہ کے زوال کی داستان بیان کی گئی ہے اور اپنے موضوع پر ایک عمدہ کتاب ہے۔ جولیس ولہاؤزن نے ایک اور کتاب "صدر اسلام میں دینی اور سیاسی احزاب" کے نام سے لکھی جو دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اوّل میں خوارج اور ان کے اموی حکمرانوں کے خلاف معر آرائیوں کا بیان ہے کہ کتاب کے دوسرے حصے میں الشیعہ اور اموی خلفا کے مناقشات کا ذکر ہے۔ مقدمہ جناب مترجم کا لکھا ہوا ہے اس کے بعد آٹھ ابواب میں کتاب کا ترجمہ اور ان پر ان کے قابل قدر حواشی ہیں۔ جو صفحہ ۱۲ سے صفحہ ۱۵۴ تک چلے گئے ہیں۔ آخر میں مترجم جناب علی محسن صدیقی کا غیر مطبوعہ مقالہ موضوع کی مناسبت سے درج ہے۔ مقالے کا عنوان ہے نظام خلافت اور اسلامی سیاست کاری کا تاریخی ارتقا جو صفحہ ۱۸۵ یعنی آخر کتاب تک ہے، ابواب کے عنوان ہیں، قتل حجر بن عدی، شہادت حسین رضی اللہ عنہ، التوابون، مختار ثقفی کی بغاوت، مختار ثقفی کے عقائد وافکار، شہادت زید بن علی بن حسین،

عہد اموی میں شیعوں کی آخری بغاوت، حواشی ترجمہ انگریزی، نظام خلافت اور اسلامی سیاست کاری کا تاریخی ارتقا۔

ولہاؤزن نے یہ کتاب جرمن زبان میں لکھی تھی عربی میں اس کتاب کا ترجمہ جناب عبدالرحمٰن ندوی نے کیا تھا جو قاہرہ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا تھا زیر تبصرہ کتاب اسی عربی ترجمے کا ترجمہ ہے۔ ایک ترجمہ انگریزی زبان میں بھی ہوا تھا۔ صدیقی صاحب کو یہ ترجمہ بعد میں دستیاب ہوا انہوں نے اپنے اردو ترجمے کو اس انگریزی ترجمے سے ملا کر چیک کر لیا اور اس سے بھی چند حواشی جو انگریزی مترجم نے لکھے تھے۔ ترجمہ کر کے شامل کئے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ موصوف نے یہ ترجمہ نہایت ذمہ داری، دیانت اور محنت سے کیا ہے اور اصل کتاب کے ماخذوں سے ان کے بیانات کو چیک کر لیا ہے۔ اور جہاں جہاں ان کو کوئی تسامح یا غلطی یا وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی، انہوں نے تحقیق و تفتیش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، چونکہ ولہاؤزن ایک غیر مسلم مستشرق ہیں اس لئے ان سے ایک راسخ العقیدہ مسلمان کے اسلوب کی توقع نہیں کرنی چاہئے، خود پروفیسر علی محسن صدیقی اپنے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"فاضل مستشرق کا اسلوب نگارش یہ ہے کہ کسی واقعے سے متعلق مختلف روایتوں کی چھان پھٹک کر کے وہ اپنے بیانیہ کی توثیق کرتا ہے مگر وہ مؤرخانہ دقت نظر سے کام نہیں لیتا اور نہ روایات و رواۃ کی جرح و تعدیل میں الجھتا ہے۔ غالباً اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے خواجہ تاش مشرق شناسوں کی طرح، پہلے ایک موقف متعین کر لیتا ہے اور اس کی توثیق و تطبیق کی خاطر رواۃ اور روایات سے بحث کرتا ہے۔ یہ رجحان بڑا خطرناک ہے اور قاری کو دقت نظر سے کام لیتے ہوئے مصنف کے نتائج کو قبول کرنا چاہے بصورت دیگر غلط فہمی اور ناخوش اندیشی کی بھول بھلیوں سے نکلنا اس کے لئے آسان نہ ہوگا اور وہ جہل مرکب کا صید زبوں ہو جائے گا" (ص ۸)

ترجمے میں مترجم نے اپنے اضافے قوسین میں درج کئے ہیں، ترجمہ رواں اور علمی اسلوب کو ملحوظ رکھ کر کیا ہے، جو خود بھی عمدہ اور اعلیٰ علمی نثر کا نمونہ ہے۔

چونکہ موضوع حساس اور آتشی معلومات کے دائرے میں آتا ہے، ولہاؤزن نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ اپنی آرا تحریر کی ہیں ان سے صدیقی صاحب کو شدید اختلاف ہے، صدیقی صاحب نے ان کی آرا کا ترجمہ نہیں کیا، یہ صورت حال مقالہ دوم سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے واقعات شہادت کے متعلق ہے۔ اس کے قابل اعتراض حصہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

بہتر تو یہی تھا کہ پوری کتاب کا ترجمہ کیا جاتا یعنی خوارج والے حصے کا بھی، اور کچھ بھی حذف